پروفیسر خان محمد چاولہ صاحب... شیخ الطائفہ ابوجعفر محمد بن الحسن الطوسی

تہذب الاحکام فی شرح المقنعۃ

(الجزء الرابع فقہ جعفریہ)

شیخ رحمہ اللہ نے کہا: ان چیزوں میں سے اگر کوئی چیز پانچ وسق کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے، اگر آب رواں کے ذریعے اسے سینچا گیا ہو تو عشر نکالا جائے اور اگر چرسوں، جانوروں (یعنی رہٹوں) کے ذریعے سینچا گیا ہو تو نصف عشر نکالا جائے۔

۱۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو سعد بن عبداللہ نے احمد بن محمد سے، اس نے اپنے باپ اور حسین بن سعید سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زراہ سے، اس نے ابوجعفر سے بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا: زمین گندم، جو، کھجور اور خشک انگور میں سے جو چیز پیدا کرے اور وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے...اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہوا ہو تین سو صاع...تو اس میں عشر ہے، اور جسے ڈول کی رسی (یعنی چرسوں) اور جانوروں (یعنی رہٹوں) سے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے، اور جسے بارش ابر یا آب رواں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے ازخود زمین کے اندر کے پانی سے سیرابی پائی ہو تو اس میں کامل عشر ہے، اور تین سو صاع سے کمتر کی پیداوار میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) نہیں اور زمین سے پیدا ہونے والی کسی چیز میں کچھ زکوٰۃ نہیں ماسوا ان چار چیزوں (یعنی گندم، جو، کھجور اور خشک انگور) کے۔

۲۔ علی بن الحسن بن فضال نے اپنے دو بھائیوں سے، انھوں نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے عبد اللہ بن بکیر سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، انھوں نے امامین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

گندم، جو، کھجور اور خشک انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ پانچ وسق سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں، جب ان میں سے کوئی پانچ وسق کو پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے تو یہ تین سو صاع ہوئے بموجب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاع کے۔ اور اگر اسے بارش ابر یا آب رواں نے سینچا ہو تو اس میں عشر ہے اور اگر چرسوں اور رہٹوں سے سینچا گیا ہو تو نصف عشر ہے۔

۳۔ علی بن الحسن نے محمد بن عبید اللہ بن زرارۃ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عبید اللہ جلی سے، اس نے ابوعبداللہؑ سے روایت کیا ہے کہا: میں نے آپ سے پوچھا گندم، جو، کھجور اور خشک انگور کی کتنی مقدار میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ساٹھ صاع میں۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا: کھجور میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے، انگور بھی اسی کے مانند ہے کہ جب تک خشک انگور پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے...اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا چرسے سے سینچی ہوئی فصل میں آدھا صدقہ (یعنی نصف زکوٰۃ یا نصف عشر) ہے اور جسے بارش ابر اور دریاؤں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے زمین کے اندر کے پانی سے از خود سیرابی پائی ہو تو اس میں صدقہ ہے اور وہ ہے عشر اور جسے چرسے سے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔

۴۔ جہاں تک اس جز کا تعلق ہے جسے سعد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد ابن عیسیٰ سے روایت کیا، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن بن سعید سے، اس نے زرعۃ بن محمد الحضرمی سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے، اس نے کہا: میں نے ابوعبداللہؑ سے کھجور اور خشک انگور کی زکاۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہر پانچ وسق میں ایک وسق (زکوٰۃ) ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہے۔ ان (کھجور اور خشک انگور) دونوں میں برابر کی زکوٰۃ ہے۔

۵۔ اور جو (خبر) محمد بن یعقوب نے ابوعلی الاشعری سے روایت کی ہے، اور اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعہ سے، اس نے کہا: میں نے ان سے

خشک انگور اور کھجور کی زکاۃ کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہر پانچ وسق میں ایک وسق (زکوٰۃ) ہے... اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے... ان (کھجور اور خشک انگور) دونوں میں زکوٰۃ برابر کی ہے، جہاں تک کھانے (یعنی اناج، گندم اور جو) کا تعلق ہے تو بارش ابر سے سینچے ہوئے میں عشر ہے اور چرسے سے سینچے ہوئے میں نصف عشر ہے۔

۶۔ سعد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد سے، اس نے کہا کہ: مجھ سے محمد بن علی بن شجاع الغیسا پوری نے بیان کیا کہ اس نے ابوالحسن الثالثؑ سے ایک آدمی کی بابت درافت کیا جسے اپنے غلے کے کھیت سے ایک سوکر (اہل عراق کا ایک پیمانہ جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا تھا گندم کی پیداوار حاصل ہوئی تھی، تو وہ کتنی زکوٰۃ نکالے، چناں چہ اس سے عشر یعنی دس کر لے لیے گئے اور تیس کر لے کھیت کی عمارت کی وجہ سے چلے گئے (یعنی کھیت کی تیاری وغیرہ پر جو خرچہ اٹھا تھا اس میں سے منہا کر دیا گیا) اب اس کے پاس ساٹھ کر لے باقی رہ گئے، اس میں سے آپ کے لیے کیا واجب ہے؟ اور کیا اس کے اصحاب (ائمہ) کے واسطے اس پیداوار میں سے اس آدمی کے ذمے کچھ واجب الادا ہے؟ تو آپؑ نے خرچہ نکالنے کے بعد جو کچھ بچ رہا تھا اس میں سے مجھے خمس دلوایا۔

اور ہم نے قبل ازیں اس بارے میں جو احادیث نقل کی ہیں کہ ان اشیاء میں عشر یا نصف عشر سے زیادہ کچھ واجب نہیں تو اس کی مزید وضاحت اس حدیث سے ہو جاتی ہے جسے روایت کیا ہے۔

۷۔ محمد بن علی بن محبوب نے العباس بن معروف سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارہ اور بکیر سے، اس نے ابوجعفرؑ سے کہ آپ نے فرمایا: ڈول کی رسی (یعنی ڈول) اور رہٹوں سے سینچی گئی کھیتی میں نصف عشر ہے اور اگر دریا یا چشمے سے سیراب ہوئی ہو، یا جڑوں نے زمین کے اندر سے ازخود سیرابی پالی ہو یا وہ بارش ابر سے سیراب ہوئی ہو تو اس میں کامل عشر ہے۔

۸۔ اور اس سے روایت ہے، اور اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے معاویہ بن شریح سے، اس نے ابوعبداللہؑ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جسے بارش ابر نے اور دریاؤں نے سیراب کیا ہو یا جڑوں نے زمین کے اندر سے ازخود سیرابی پائی ہو تو اس میں عشر ہے اور جسے رہٹوں سے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے یہاں اراضی کو رہٹوں سے سینچا جاتا ہے۔ پھر پانی بڑھ جاتا ہے تو آب رواں سے سیراب کیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے یہاں واقعی ایسا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: نصف اور نصف، آدھی پیداوار میں نصف عشر اور آدھی پیداوار میں عشر تو میں نے کہا: اور اگر ایک اراضی کو رہٹوں سے سینچا گیا ہو پھر پانی بڑھ جانے پر ایک یا دو پیاسے کھیت آب رواں سے سیراب کر دیئے گئے ہوں تو (یعنی اس صورت میں زکوٰۃ کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ایک یا دو کھیتوں کو آب رواں سے کس قدر سیراب کیا گیا؟ میں نے کہا: تیس، چالیس راتیں جب کہ اس سے پہلے چھے سات مہینے (رہٹوں سے سیراب کرتے) گزر چکے ہوں آپ نے فرمایا: نصف عشر۔

قبل ازیں نقل کردہ احادیث کے علاوہ ایک اور حدیث ہے، جس سے اس امر کی دلالت ہوتی ہے کہ گندم، جو، کھجور اور خشک انگور (کی زکوٰۃ) میں کوئی فرق نہیں، جسے روایت کیا ہے:

۹۔ محمد بن علی بن محبوب نے علی بن السندی سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو ابراہیمؑ، اس نے کہا: میں نے آپ سے گندم اور کھجور کی زکوٰۃ کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عشر اور نصف عشر، جسے بارش ابر سیراب کرے اس میں عشر، اور جسے رہٹوں کے ذریعے سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر، تو میں نے کہا کہ میں نے آپ سے اس کی بابت نہیں پوچھا تھا بلکہ میں تو یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ زمین سے تھوڑی یا زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے تو کیا کوئی پیداوار کی حد ہے کہ جس کی زکوٰۃ نکالی جائے؟ آپ نے فرمایا: اس سے جو بھی پیداوار ہو، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، زکوٰۃ نکالی جائے گی، ہر دس میں سے ایک اور ہر دس میں سے ایک کا نصف۔ میں نے کہا تو کیا گندم اور کھجور برابر ہیں (یعنی ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

☆ لاثواب الا بالنية ☆ (فقہی ضابطہ)

حدیث کے آخر میں آپؑ کا یہ فرمانا کہ: پیداوار تھوڑی ہو یا زیادہ، ہر دس میں سے ایک اور ہر دس میں سے ایک کا نصف تو اس سے مراد وہ پیداوار ہے جو پانچ وسق سے زائد ہو، کیوں کہ اس سے کمتر میں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور ہم آگے چل کر اس کی دلیل نقل کریں گے، جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جسے روایت کیا ہے:

۱۰۔ محمد بن علی بن محبوب نے علی محبوب سے، اس نے ابن السندی سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب بن یعقوب سے اس نے ابوبصیر سے، اس نے کہا: ابوعبداللہؑ نے فرمایا: نہیں واجب ہوتا صدقہ مگر دو وسق میں، اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے۔

۱۱۔ اور اس نے روایت کیا ہے احمد بن الحسین سے، اس نے القاسم بن محمد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے ابوبصیر سے، اس نے ابوعبداللہؑ سے کہ آپ نے فرمایا: دانے (گندم، جو) کھجور اور انگور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ یہ دو وسق کو نہ پہنچ جائیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہے۔

۱۲۔ اور اس نے روایت کیا ہے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ہمارے کسی صاحب سے، اس نے ابن سنان سے، اس نے کہا: میں نے ابوعبداللہؑ سے زکوٰۃ کے ضمن میں دریافت کیا کہ کتنی گندم اور جو میں واجب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک وسق میں۔

ان احادیث کو اس پر محمول کیا جائے گا کہ ان سے مراد استحباب اور ندب ہے نہ کہ فرض اور واجب، اور کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ان احادیث کو ندب پر محمول کرنا بایں وجہ ممکن نہیں کہ ان میں لفظ وجوب استعمال ہوا ہے کیوں کہ باوجود اس کے کہ ان میں لفظ وجوب استعمال ہوا ہے جس سے مراد ندب کی تاکید ہے اس لیے کہ ندب کو بھی بسا اوقات لفظ وجوب سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ہم اس کتاب میں متعدد مقامات پر اس کی وضاحت کر چکے ہیں اور اس امر پر کہ ان احادیث میں مراد فرض اور واجب نہیں کہ جس کے ترک کرنے سے انسان سزا کا مستحق ہو جاتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے جسے روایت کیا ہے:

۱۳۔ محمد بن علی بن محبوب نے احمد سے، اس نے الحسین سے، اس نے النضر سے، اس نے ہشام سے، اس نے سلیمان سے، اس نے ابوعبداللہؓ سے، آپ نے فرمایا: کھجور میں صدقہ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائے، اور انگور بھی اسی کے مثل ہے کہ جب تک پانچ وسق خشک کو نہ پہنچ جائے۔

۱۴۔ محمد بن یعقوب نے روایت کیا علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے حماد ابن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے کہا: میں نے ابوعبداللہؓ سے دریافت کیا کہ کھجور اور خشک انگور کی کم از کم مقدار کیا ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے (یعنی ان میں زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے)؟ آپ نے فرمایا: پانچ وسق اور معافارہ اور ام جعفرور (گھٹیا اور بے کار قسم کی کھجوروں کے نام) کو چھوڑ دیا جائے گا اور ان کی زکوٰۃ نہیں نکالی جائے گی چاہے زیادہ مقدار میں ہی کیوں نہ ہوں، اور ایک دو کھجور کے پھلدار درخت رکھوالے کے لیے چھوڑ دیئے جائیں جو کھجور کے درختوں کی رکھوالی کرتا ہے لہٰذا یہ (ایک دو درخت) اس کے اہل وعیال کے لیے چھوڑ دیے جائیں۔

۱۵۔ سعد نے روایت کیا ابوجعفر سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عبید اللہ بن علی الحلبی سے، اس نے ابوعبداللہؓ سے، آپ نے فرمایا: پانچ وسق سے کمتر میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) نہیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۶۔ علی بن الحسن نے القاسم بن عامر سے، اس نے ربان بن عثمان سے، اس نے ابوبصیر اور الحسن بن شہاب سے، ان دونوں نے کہا: ابوعبداللہؓ نے فرمایا: پانچ وسق سے کمتر میں زکوٰۃ نہیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

۱۷۔ اس نے روایت کیا محمد بن اسماعیل سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ وبکیر سے، اس نے ابوجعفرؓ سے آپ نے فرمایا: اور زمین سے پیدا ہونے والی کسی چیز میں زکوٰۃ نہیں سوائے چار اشیاء کے، گندم، جو، کھجور اور خشک انگور اور ان چار چیزوں میں بھی اس وقت تک زکوٰۃ نہیں جب تک کہ یہ پانچ وسق کو نہ پہنچ جائیں، اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، اور وہ بموجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع

☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

کے تین سو صاع ہیں، خواہ ہر صنف میں صرف پانچ وسق ہی ہوں (یعنی اس سے زائد ذرہ بھر بھی نہ ہو) اور اگر اس سے کمتر ہو تو اس میں کوئی چیز (یعنی زکوٰۃ) نہیں، اور اگر گندم، جو، کھجور اور خشک انگور کمتر ہوں (یعنی پانچ وسق سے کم ہوں) یا پانچ وسق سے بقدر ایک ہی صاع یا ایک صاع کا بھی ایک حصہ کم ہوں تو اس میں کوئی چیز نہیں، اور اگر ڈول کی رسی، جانوروں یا رہٹوں کے ذریعے سینچا گیا ہو تو اس میں نصف عشر ہے، اور اگر دریا یا بارش ابر سے سیراب کیا گیا ہو تو اس میں کامل عشر ہے۔

اسلامی بنکاری

اور

سودی بنکاری میں فرق

کے حوالہ سے

بعض سوالات کے جوابات

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

☆ عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃ مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاءً ☆